# 103419 ـ كيا مرد سر كے بال لمبے كر سكتا ہے ؟

**سوال**

كيا مرد كے ليے لمبےبال ركھنے جائز ہيں ؟

**پسنديده جواب**

الحمد للہ.

مرد كے ليے لمبے بال ركھنا جائز ہيں، ليكن اسے ان كى ديكھ بھال اور خيال كرنا ہوگا، تا كہ وہ قبيح المنظر نہ ہوں، بلكہ اچھا منظر پيش كريں، انہيں كنگھى كرے، اور تيل لگائے، ليكن ان كا خيال ركھنے ميں مبالغہ اور اسراف سے كام نہ لے.

اس كى دليل ابو داود اور نسائى كى درج ذيل حديث ہے:

ابن عمر رضى اللہ تعالى عنہما بيان كرتے ہيں كہ:

" نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے ايك بچے كو ديكھا كہ اس كے كچھ بال منڈے ہوئے تھے، اور بعض ركھے ہوئے تھے، تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے انہيں اس سے منع كرتے ہوئے فرمايا:

" يا تو سارے مونڈ دو، يا پھر سارے ركھ لو "

ابو داود حديث نمبر ( 4195 ) سنن نسائى حديث نمبر ( 5084 ) علامہ البانى رحمہ اللہ نے صحيح نسائى ميں اس حديث كو صحيح قرار ديا ہے.

ابو ہريرہ رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" جس كے بال ہوں تو وہ ان كى تكريم كرے "

سنن ابو داود حديث نمبر ( 4163 ) علامہ البانى رحمہ اللہ نے صحيح ابو داود ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

ابو داود كى شرح "عون المعبود " ميں اس حديث كى شرح كرتے ہوئے لكھا ہے:

" يعنى وہ بالوں كو خوبصورتى سے سنوارے، اور اسے دھو كر صاف كرے، اور تيل لگائے، اور كنگھى كرے، اور انہيں

بکھرے ہوئے مت چھوڑے، کیونکہ صفائی منظر کو اچھا اور خوبصورت بناتی ہے اور یہ پسندیدہ بھی ہے " انتہی.

لیکن اگر بال لمبے کرنا لوگوں میں غلط اور قبیح سمجھا جاتا ہو، یا پھر صرف یہ کام ایسے لوگ کرتے ہوں جو لوگوں میں نچلے درجہ کے ہوں تو پھر ایسا نہیں کرنا چاہیے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" سر کے بالوں کو لمبا کرنے میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال بعض اوقات کندھوں تك لمبے ہو جاتے تھے، تو یہ اپنی اصل پر ہی ہے، اس میں کوئی حرج نہیں، لیکن اس کے باوجود یہ عادات اور عرف کے تابع ہے، اس لیے اگر کسی معاشرے اور عرف میں یہ عادت ہو کہ وہاں لمبے بال صرف ایك مخصوص غلط قسم کا گروہ رکھتا ہو، تو پھر اہل مروؤت کے لیے ایسا نہیں کرنا چاہیے، اس لیے کہ لوگوں کی عادات اور عرف نچلے اور گرے پڑے افراد سے آتی ہیں!

اس لیے بال لمبے رکھنے کا مسئلہ ان مباح اشیاء میں شامل ہوتا ہے جو لوگوں کی عادات اور عرف کے تابع ہے، لہذا جب لوگوں کی عادت اور عرف میں ہو کہ ہر شخص شریف اور غیر شریف افراد سب ایسا کرتے ہوں تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں، لیکن اگر ایسا صرف گرے پڑے لوگ ہی کرتے ہوں تو پھر شرف و مقام اور مرتبہ رکھنے والے شریف افراد کو ایسا نہیں کرنا چاہیے، اور اس پر یہ اعتراض نہیں ہوتا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو کہ سب سے افضل اور اعلی مقام و مرتبہ رکھتے ہیں ان کے بال لمبے تھے، کیونکہ اس مسئلہ میں ہماری رائے یہ ہے کہ بال رکھنا سنت اور عبادت میں شامل نہیں، بلکہ یہ عادات اور عرف کے تابع ہے " انتہی

ماخوذ از: فتاوی نور علی الدرب.

اہمیت کے پیش نظر آپ سوال نمبر ( 69822 ) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں، اس میں ہم نے ابن عبد البر رحمہ اللہ کی اس مسئلہ میں بہت ہی نفیس کلام نقل کی ہے، جس کا مطالعہ کرنا بہت بہتر ہے.

واللہ اعلم .